

## 3.2- صبر و تحمل

اس صبر کا درجہ 5 دن ہے (شہر کی 5 گزراہیں)

یہ سبق پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:



- صبر و تحمل کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکیں۔
- صبر کی اقسام کے بارے میں جان سکیں۔
- حیات نبوی سے صبر کی مثالیں جان سکیں۔

بہداری اور دلیری، بے جا رنجی اور بے بسی کا نام نہیں بلکہ حُرمتِ حوصلہ ہے۔  
 استقلال کے ساتھ مشغول اور مصائب کو صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ دیکھنا اور  
 رنجنا

پڑھیں

### معنی و مفہوم

صبر کے لغوی معنی روکنا، برداشت کرنا، ثابت قدم رہنا یا باندھ دینا ہے۔ بہادری اور دلیری بھی اسی معنی میں آتے ہیں۔ تحمل کے معنی بھی برداشت اور بردباری کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں صبر سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہر قسم کی مصیبت اور مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ کیونکہ بُرے اعمال کا ترک کر دینا ایک ایسا عمل ہے جس کا ثمر ایک خاص کیفیت کی صورت میں رُو نما ہوتا ہے۔ اس ثمر کا نام صبر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات کے خلاف خود کو تیار رکھنا صبر ہے۔ صبر کی اصطلاح میں درج ذیل معانی بھی شامل ہیں۔

- خواہشاتِ نفس کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنا،
- مصائب و مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا،
- جہاد میں شجاعت اور بہادری سے لڑنا،
- ظالم و جابر حاکم کے سامنے حق بات کہنا
- عزیز و اقارب کی رحلت کو رضائے الہی سمجھ کر صبر و حوصلہ سے برداشت کرنا۔

### صبر کی اقسام

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمان کے مطابق صبر و تحمل کی تین قسمیں ہیں۔

7

۱۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جو تکالیف پہنچیں انہیں برداشت کرنا

۲۔ انسان کو زندگی گزارتے ہوئے جو تکالیف پہنچیں، ان پر صبر کرنا۔

۳۔ برائیوں کو چھوڑنے میں جو مشقت درپیش آئے، اسے برداشت کرنا۔

## صبر و تحمل کی اہمیت

قرآن مجید اور احادیثِ نبویؐ میں صبر کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔

سورۃ الزمر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّهَا**

**إِثْمَانِيَّةٌ الضَّبِيرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ** (سورۃ الزمر: آیت نمبر ۱۰)

احادیث

ترجمہ: ”بے شک جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے حساب ثواب ملے گا۔“

صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب قرار دیا گیا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔<sup>H</sup> ”صبر آدھا ایمان ہے“

<sup>H</sup> ”صبر اوشنی ہے“

چنانچہ رب العالمین نے فرمایا۔

**وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ** (سورۃ آل عمران: آیت نمبر ۱۴۶) سے پہلے نور عارف نے کہا ہے فرمایا تو: ”جس نے صبر کیا نہایت پیلی“

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔“ کہ لوگوں کو لوہے کی منگھوں سے صبر دیا جائے گا انہوں نے منہ نہ مولا۔

صبر و تحمل سے مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ صبر کرنے سے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب

ہوتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ صابریں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

**وَالصَّابِرِينَ** إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (آیت نمبر ۱۵۳)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

**ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صبر و تحمل**

جب آپ نے نبوت کا اعلان کیا، تو کفار نے آپ کو طرح طرح کی تکالیف دیں، آپ کو جھٹلایا، آپ کا مذاق اڑایا۔ کسی نے آپ کو معاذ اللہ کاہن کہا، تو کسی نے جادو گر کہا، مگر آپ نے صبر کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے، تبلیغ دین جاری رکھی۔ ایک



دن آپ خانہ کعبہ کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے ابو جہل کے کہنے پر اونٹ کی اوچھڑی سجدہ کی حالت میں آپ کی پشت مبارک پر ڈال دی جس پر مشرکین زور زور سے ہنسنے لگے۔ کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اطلاع دی۔ آپ فوراً آئیں اور اپنے بابا جان کی پشت مبارک سے وہ اوچھڑی ہٹا دی اور خود پانی لے کر آپ کی پشت مبارک سے غلاظت کو دور کیا اور کافروں کو بددعا دی۔ آپ نے فرمایا بیٹی صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے۔

آپ کے چچا حضرت ابوطالب کی وفات کے بعد کفار مکہ نے آپ کو زیادہ تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیں۔ آپ دین کی تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے گئے مگر وہاں کے لوگوں نے آپ کے پیچھے شرارتی لڑکوں کو لگا دیا۔ انہوں نے پتھر مار مار کر آپ کو لہو لہان کر دیا یہاں تک کہ آپ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) تشریف لائے اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہا کہ اگر آپ کہیں تو ان طائف والوں کو دونوں پہاڑوں کے درمیان کچل کر رکھ دوں لیکن جواب میں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کر دے گا۔ جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گی۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گی۔

37- شعب ابی طالب میں آپ اپنے پورے خاندان کے ہمراہ تقریباً تین سال تک محصور رہے۔ کفار نے آپ کا معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کر رکھا تھا لیکن آپ نے صبر برداشت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

38- ابو لہب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چچا تھا۔ مگر جب آپ نے دین کی تبلیغ شروع کی۔ ابو لہب اور اس کی بیوی ام جمیل دونوں آپ کے دشمن ہو گئے۔ ابو لہب نے لوگوں کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ (معاذ اللہ) یہ دیوانہ ہے اس کی بات پر توجہ نہ دو اور ام جمیل آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتی تھی۔ کئی مرتبہ آپ کے پاؤں کانٹے چھنے سے لہو لہان ہو گئے۔ مگر آپ نے صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کبھی بددعا کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہ ہوا اور ان دونوں کی مذمت میں سورۃ اللہب نازل فرمائی۔ آپ نے جہاں راہ حق میں بہت سی تکالیف برداشت کیں وہیں مشکلات اور مصائب کو نہایت صبر سے برداشت کیا۔ جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوئی تو وہ آپ کے لیے نہایت مشکل گھڑی تھی۔ لیکن آپ نے صبر سے کام لیا۔

حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چچا تھے جن کو کفار نے فزوة احد میں لہا بیت سے دردی سے شہید کر کے ان کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ یہ منظر بہت دردناک تھا۔ ایسے میں جبرائیل (علیہ السلام) یہ آیت مبارک لے کر نازل ہوئے۔

وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِسَلِّ مَاعَوْقِبْتُمْ بِهِ ۗ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾ (سورۃ النحل: آیت نمبر ۱۲۶)  
ترجمہ: ”اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی تکلیف دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔“

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی صبر و تحمل کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے بے شمار مواقع پر صبر و استقامت کا مظاہرہ فرما کر ہمیں اس امر کی ترغیب دی کہ آپ کی حیات طیبہ صبر و استقامت کی مثالوں سے پُر ہے۔ بڑی بڑی جنگیں بھی لڑی گئیں مگر آپ اپنے مشن سے نہ ہٹے اور صبر و تحمل پر قائم رہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم تمام مصائب و مشکلات میں صبر و تحمل سے کام لیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم فلاح پا جائیں۔

• نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اُسوہ کو ہمیں اپنی روزمرہ زندگیوں میں اپنانا ہے۔ مثلاً بجلی کے بل ادا کرتے وقت اپنی باری کا انتظار کرنا ہے، سرخ بتی پر رکنا ہے، بھیڑ بھاڑ کی صورت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہے اور بوڑھوں، بچوں اور اپا بچوں کو سہولتیں فراہم کرنے کے لیے اپنا حق اور باری کو بھی قربان کرنا ہے۔ ناپینا اور بوڑھوں کو ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کروانا ہے۔

مشق



وال: ۱: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں:

الف۔ صبر کا مفہوم کیا ہے؟ نیز اس کی اقسام بیان کریں۔

ب۔ صبر و تحمل کی اہمیت و فضیلت پر قرآن و سنت کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

ج۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کس طرح فرمایا۔ بیان کریں۔

(دوسرے واقعات لکھیں)



سوال ۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

4 الف۔ ”صبر و تحمل“ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

5 ب۔ صبر کی اہمیت کے بارے میں کوئی قرآنی آیت بمع ترجمہ تحریر کریں۔

6 ج۔ واقعہ طائف کے بعد آپ نے کیا دعا ارشاد فرمائی؟

7 د۔ صبر کی اقسام بیان کریں۔

8 ہ۔ اس سبق کو پڑھنے کے بعد ہمیں کیا درس حاصل ہوتا ہے؟

سوال ۳: ہر بیان کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ آپ مناسب ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حدیث شریف کے مطابق صبر کی اقسام ہیں۔

i۔ دو ii۔ تین

iii۔ چار iv۔ پانچ

ب۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے \_\_\_\_\_ ہے۔

i۔ پاس ii۔ اوپر

iii۔ ساتھ iv۔ قریب

ج۔ سورۃ اللہب کس کی مذمت میں نازل ہوئی؟

i۔ شبیبہ ii۔ ابولہب

iii۔ ابو جہل iv۔ عقبہ

د۔ جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا تو کفار ہو گئے۔

i۔ آپ کے دشمن ii۔ بت پرست

iii۔ مسلمان iv۔ آپ کے دوست

۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے \_\_\_\_\_ تھے۔

- i- دادا  
ii- چچا  
iii- والد  
iv- بھائی

سوال ۳: کالم ملائیں اور جملے درست کریں۔

کالم الف	کالم ب
نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی	پورے خاندان کے ہمراہ تین سال تک محصور رہے
جب آپ نے نبوت کا اعلان کیا	کام کرنے کا نام صبر ہے۔
شعب ابی طالب میں آپ اپنے	صبر و تحمل کا بہترین نمونہ ہے
خواہش نفس کے خلاف	دونوں آپ کے دشمن ہو گئے
ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل	دونوں مکہ سے ہجرت کر گئے۔
	تو کفار مکہ آپ کے دشمن بن گئے۔

سرگرمی



i. روزمرہ کے معمولات میں کن کن کاموں پر صبر کیا جاسکتا ہے، طلبہ ایک فہرست تیار کریں۔

• اساتذہ کرام طلبہ کو بتائیں کہ وہ کس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ کر کے پورے معاشرے کو امن و سلامتی کا گوارہ بنا سکتے ہیں۔ خصوصاً سکول کے معمولات میں کن کن امور میں صبر و تحمل کا مظاہرہ ضروری ہے۔





### عنوان :- صبر و تحمل

صبر درج ذیل سوالات کے لفظی جواب دیں۔

سوال 1) صبر کا مفہوم کیا ہے؟ نیز اس کی اقسام بیان کریں۔  
 ج: صبر کے لغوی معنی روکنا، برداشت کرنا، ثابت قدم رہنا یا باندرہ دنیا سے پیادری اور دلیری بھی اسی معنی میں آتے ہیں۔ تحمل کے معنی بھی برداشت اور بردباری کے ہیں۔ دین کی اصطلاح میں صبر سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہر قسم کی مصیبت اور مشغل کو خذہ پیشانی سے برداشت کرے۔

اسلام میں صبر دل کی کمزوری، بے چارگی اور بے بسی کا ناکہ نہیں بلکہ جرات، حوصلہ، عزم اور استقلال کے ساتھ مشکلات اور مصائب کو صرف اللہ تعالیٰ کے بعد سے برداشت کرنا ہے۔  
 ہرے اعمال کو ترک کر دینا اور نفسانی خواہشات کے خلاف خود کو تیار رکھنا صبر ہے۔ صبر کی اصطلاح میں درج ذیل معانی بھی شامل ہیں۔

- خواہشات کو اللہ کی سہمی کے تابع کرنا،
  - مصائب و مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا،
  - جماعت میں شجاعت اور پیادری سے بڑھنا،
  - ظالم و جاہل حاکم کے سامنے حق بات کہنا
- عزیز واقارب کی رحمت کو رضائے الہی سمجھ کر صبر و حوصلہ سے برداشت کرنا

صبر کی اقسام :-

(Page: 34, 35)

(تب سے لکھ لیں)

س: صبر و تحمل کی اہمیت قرآن کی روشنی میں:

قرآن مجید اور احادیث میں صبر کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے

Page No: 35 سے لکھ لیں

ترجمہ "بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" (یاں تک)



حضرت حمزہ کو جب کفار نے بے دردی سے تشبیہ کر کے ان کی لاش کے ٹکڑے کر دیے  
 تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ " اگر تم ان کو تعریف دینا چاہو تو اتنی ہی تعریف  
 دو جتنی تمہیں بھی اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے۔"  
 ان تمام آیات کے صبر کی اہمیت اور فضیلت واضح ہو رہی ہے۔  
 (اسلئے بعد درج ذیل احادیث دیکھیں)

صبر و تحمل کی اہمیت احادیث کی روشنی میں:

آیت نے صبر کے متعلق فرمایا:

"صبر آدھا ایمان ہے"

"صبر روشنی ہے"

\*  
\*

حضرت ابراہیم نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کس طرح فرمایا۔ بیان کریں۔  
 پیارے نبیؐ کا صبر و تحمل

3  
ج

جب آپؐ نے نبوت کا اعلان کیا، تو کفار نے آپؐ کو طرد و طرد کی تعالیف  
 دیں،

جب آپؐ کے صلح گزارے حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو وہ آپؐ  
 کے لیے بنائے مشعل گھڑی تھی۔ لیکن آپؐ نے صبر سے کام لیا۔  
 (Page: 35, 36 سے مکمل جواب لکھ لیں۔ 1)

درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

مختصر جوابات کی تسبیح کے اندر نشان لگا دیے گئے ہیں  
 وہاں سے دیکھ کر لکھ لیں۔